

ارشادات: حضرت ڈاکٹر مولانا شبیر علی شاہ صاحب  
ترتیب: ارشاد الحسن حقانی

## مولانا عبدالرزاق سنگین رحمۃ اللہ علیہ

اکوڑہ خشک کے ایک ورخشدہ، تابندہ قادر الکلام ادیب، ایٹھ نازشاعر اور صاحب ادراک و دانش عالم تھے۔ اکوڑہ خشک کی مردم خیز زرین سرزمین نے ہمیشہ ہر دور میں نابغہ روزگار علماء و آرائین، ممتاز محدثین، اہل مفسرین، خدائرسیدہ اکابر و روحانیین، اسلامی و قومی شعرا و سیاسی زعماء اور شہسواران جہاد اور دیگر نامور پیدا کئے ہیں۔ شیخ طریقت انخوندین بابا ام جیسے اولیاء اللہ کے کس قدر کلمات سے یہ خط منور ہے جو سنگین روحانیین کے سرتاج شیخ رحکار رحمۃ اللہ علیہ کے استاد و مربی تھے پشتو ادب کے عظیم المرتب شاعر خوشحال خان خٹک اسی خاک کے فرزند ارجمند ہیں تصوف و سلوک کے علمبردار پیر طریقت سید مہربان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اسی زمین کے چیم و چراغ تھے۔ جنتہ الاسلام حضرت مولانا شبید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ رشید محقق العصر علامہ مولانا محمد نور المعروف بہ مخدومی مولانا رحمۃ اللہ علیہ،

قاضی لطیف الدین قاضی امین الحق، حضرت بادشاہ گل صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بڑے بڑے علماء کرام نے اس بستی میں آنکھیں کھولی ہیں۔ بالخصوص فخر المومنین استاد العلماء حضرت شیخ الحدیث مولانا عبداللہ الحق رحمۃ اللہ علیہ پر اس زمین کو، بجائے جہنم کا علمی مقام مثالی زہد و تقویٰ اور جن کے عظیم علمی خدمات کا ثمرہ والعلوم قضاہ جیسی عظیم اسلامی یونیورسٹی کی شکل میں موجود ہے ہماری بد قسمتی ہے کہ ہم اپنے اس بابرکت بستی کے چیدہ اور نامور شخصیتوں کے سنہری کارناموں سے یکسر ناواقف ہیں۔

مرحوم مولانا عبدالرزاق سنگین راقم الحروف کے دیرینہ مخلص ساتھی تھے وہ عمر میں مجھ سے تقریباً سات آٹھ سال بڑے تھے وہ بچپن ہی سے علوم عربیہ کے دلدادہ تھے اور دینی علوم سے بے پناہ محبت کے بنا پر اس نے علوم عربیہ میں وہ مقام حاصل کیا تھا جو ایک قابل فاضل سند یافتہ کا ہو۔ وہ روانی کے ساتھ عربی بول سکتے تھے، فارسی میں تو خصوصی مہارت کے حامل تھے۔ کیونکہ فارسی ادب کی تمام کتابیں انہوں نے اپنی مسجد میں حضرت مولانا عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ المعروف بہ قضا بانو حاجی صاحب سے بار بار پڑھی تھیں جو فارسی ادب میں اچکے درجے کے عالم تھے ہمارے شیخ الحدیث .... اور حضرت بادشاہ گل نے بھی فارسی ادب کی کتابیں مولانا عبدالرحیم صاحب سے پڑھی تھیں۔ بندہ نے بھی نظم کی بعض کتابیں ان سے پڑھیں۔ ان کی مسجد میں ان سے ملاقاتیں ہوتی تھیں، اور فارسی اشعار میں کبھی کبھی بیت بازی کے مواقع بھی سامنے آ جاتے تھے انہیں ہزاروں اشعار یاد تھے مسجد قضا بانو میں طلباء کا جھوم ہوتا تھا ہر وقت علمی مسائل پر گفتگو ہوتی تھی جس سے سنگین صاحب

کی علمی استعداد پختہ ہو گئی تھی ہمارے والد بزرگوار حضرت مولانا سید قدرت شاہ رحمۃ اللہ علیہ مجلس احرار اسلام کے سرگرم رکن تھے مولانا عبدالرزاق سنگین بھی مجلس احرار اسلام کے شیدائی تھے والد صاحب کے ساتھ ان کے گہرے روابط تھے۔ سنگین صاحب نے مجلس احرار اسلام کے شیخ سے فقہ قادیانیت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے وہ اگرچہ مختلف گورنمنٹ سکولوں میں مدرس رہ چکے تھے مگر باوجود سرکاری ملازم ہونے کے انہوں نے کبھی بھی مدامت سے کام نہیں لیا۔ بلکہ پوری جرات دے باکی سان جلسوں میں پر جوش تقریریں فرمایا کرتے تھے جو قادیانیت کے رد میں منعقد کئے جاتے تھے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ ایک دفعہ نوشہرہ صدر کی جامع مسجد میں حضرت مولانا قاضی عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ کے زیر صدارت ایک شاعرہ ہورہا تھا جس کا مصرع طرح رحمن بابا علیہ الرحمۃ کا ایک شعر تھا۔

نبوت یہ محمد باندِ تمام سو نشۂ پس لہ محمد انبیاء

اس پر بندہ نے بھی ایک قصیدہ لکھا اور سنگین صاحب کو سنایا مرحوم نے میری حد سے زیادہ حوصلہ افزائی فرمائی جب قاضی عبدالسلام مرحوم صاحب کی خدمت میں پیش کیا اور انہوں نے مطالعہ فرمایا تو فرماتے گئے کہ بہت سخت لکھا ہے میں نے عرض کیا کہ اجازت دے دیں میں قید و بند کے لیے تیار ہوں میں نے علم عروض کے فن تقطیع مرحوم سنگین سے سیکھی۔ ایک دلا میں نفقۃ الین کس اس شعر کو پڑھ رہا تھا۔

نعم الغراب بما کرمت دلہ ازالۃ للقدّر تبکی وأنت قلمتها فاصبر والافاننحدر

سنگین صاحب نے بتایا کہ اس شعر کی قطع لیں ہے۔

لَنَقْلُ حَمْدًا - بِمَا كَرِهَ - تَوَلَّوْنَا - لَتَكْلِي قَدْرُ - تَبْكِي وَآنَ - تَقْتَلِ لَمَّا -

فَصَبْرٌ وَآلُ - لَا فَنَنْتَجِرُ : متفاعلن متفاعلن متفاعلن

بس اسی ایک شعر کی قطع سے میں نے فن تقطیع سمجھ لیا پھر مجھے علم عروضی سیکھنے کی رغبت پیدا ہوئی، سنگین صاحب حضرت شیخ الحدیث صاحب اودیر مدین حنائینہ کے دروس میں شریک رہتے تھے۔

محترم سنگین صاحب فن مناظرہ میں حاضر جوابی میں بے نظیر تھے۔ قوتِ حافظہ ان کا بہت قوی تھا۔ ایک دفعہ نوشہرہ کے ایک مجسٹریٹ نے ان کو طلب کیا کہ آپ نے فلاں جلسہ میں قادیانیوں کے خلاف تقریر کی ہے۔ مجسٹریٹ اونچی آواز بول رہا تھا تو سنگین صاحب نے کہا کہ سی آئی ڈی کی رپورٹ اسی طرح بے بنیاد ہے جس طرح آپ کو یہ اطلاع دی گئی ہے کہ سنگین صاحب بہرے ہیں اونچا سنتے ہیں مجسٹریٹ نے کہا کہ مجھے تو کسی نے آپ کے بہرہ پن کی اطلاع نہیں دی تو سنگین صاحب نے کہا پھر کیوں آپ اتنی تکلیف فرماتے ہیں اور اگر جدار آواز سے بولتے ہیں۔ مجسٹریٹ شرمندہ ہوا۔

وہ مجلس احرار اسلام کے رکن تھے مگر انہوں نے جمیعت العلماء اسلام کے لیے بھی بڑا کام کیا ہے شہید میں شیخ الحدیث

مولانا عبدالحق کے انتخابات میں وہ ہمارے ساتھ دن رات شریک رہتے۔ سب سے پہلا دورہ علاقہ نظام پور کا ہم تینوں نے کیا۔ بندہ اور مرحوم سنگین صاحب برادر مرحوم حاجی عبدالستار صاحب۔ ہم نے تقریباً ایک ہفتہ نظام پور کے علاقہ میں اہم لوگوں کے ساتھ ملاقاتوں میں گزارا۔ اور ان کو جمعیت کے منشور اور اغراض و مقاصد سے روشناس کیا سب سے پہلے ہم مولوی کرامت اللہ صاحب کے پاس گئے رات ان کے ساتھ گزاری اور تمام رات ان کو جمعیت کے کارناموں اور ائمہ عزائم سے آگاہ کیا۔ پھر اس کے بعد۔

پھر ہم نے ابالیان نوشہرہ کی طرف سے ایک اشتہار شائع کیا جس میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب سے قومی اسمبلی کی نشست پر نوشہرہ حلقہ سے انتخابات کے لیے کھڑے ہونے کی اپیل تھی جس سے تمام علاقہ میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب انتخابات لڑیں گے۔ حضرت راضی نہیں تھے ان کے خصوصی رشتہ اور دارالعلوم کے اراکین بھی ہماری مخالفت کرتے تھے۔ کہ یہ آسان کام نہیں ہے۔ پھر ہم نے علاقہ بھر کے علماء اور ممتاز شخصیات کا ایک جرگہ جو حضرت کی خدمت میں آئے۔ حضرت نے جرگہ کو مان لیا اور وعدہ فرمایا۔ اس کے بعد انتخابات کی سرگرمیاں تیز تر ہوئیں۔ اور حضرت کے تمام احباب اور دارالعلوم حقانیہ کے اراکین و معاونین اور فضلا و دارالعلوم میدان میں نکلے اور سنگین صاحب پشتو اور ہند کو چار زبانوں کے اچھے شاعر تھے کبھی کبھی فارسی اردو زبان میں بھی شعر گوئی کیا کرتے تھے عربی علوم سے کافی شغف تھا۔ حجتہ اللہ الباقیہ۔ فوز الکبیر۔ متنبی۔ حماسہ، مقدمہ ابن خلدون کے بعض مقامات مجھے پڑھ لئے تھے، حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ راولپنڈی میں مجلس احرار اسلام کی ایک کانفرنس میں تشریف لائے تھے۔ صبح میں اور سنگین صاحب ان کی قیام گاہ پر گئے ہاں کافی علماء موجود تھے۔ باتوں باتوں میں شاہ جی نے مذاقاً فرمایا کہ پشتو بھی کچھ زبان ہے جس کی ابتداء دعا سے ہوتی ہے۔ بات بات پر دعا دعا۔ سنگین صاحب نے کہا ہاں جی، اس دن میں ایک پنجابی عالم کے درس میں بیٹھا تو اس نے کہا کہ اللہ کریم نے قرآن کریم میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اور قرآن مجید سے جو زبان کریم بنائے۔ شاہ جی کافی ہنسے، اور فرمایا سنگین صاحب تو بہت خطرناک مولوی ہے۔

سنگین صاحب طب اور حکمت کی کتابوں کا مطالعہ بھی کیا کرتے تھے۔ اس نے پشتو ادب کی بڑی خدمت کی ہے۔ بے سرو سامانی کے عالم میں اس نے ”دب مہ“ ماہنامہ نکالا، اور اس کے .....

فرنگی سامراج کے بدترین دشمن تھے۔ وہ ہمیشہ اپنے شاگردوں کو مذہب اسلام کی طرف ترغیب دیتے تھے۔